خلافت لائبریری ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
ایڈیٹر: نسیم سیفی
جلد 46-81 نمبر 127 | جمعرات 19 محرم۔ 1417ھ 6 احسان 1375ھش 6 جون 1996ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جس خیال یا عادت کو ردی پاؤ اس کو باہر پھینکو

ہر ایک خیر اور شر کا بیج پہلے دل میں ہی پیدا ہوتا ہے اگر تیرا دل شر سے خالی ہے تو تیری زبان بھی شر سے خالی ہوگی اور ایسا ہی تیری آنکھ اور تیرے سارے اعضاء ہر ایک نور یا اندھیرا پہلے دل میں ہی پیدا ہوتا ہے اور پھر رفتہ رفتہ تمام بدن پر محیط ہو جاتا ہے۔ سو اپنے دلوں کو ہر دم ٹٹولتے رہو اور جیسا پان کھانے والا اپنے پانوں کو پھیرتا رہتا ہے اور ردی ٹکڑے کو کاٹتا ہے اور باہر پھینکتا ہے اسی طرح تم بھی اپنے دلوں کے مخفی خیالات اور مخفی عادات اور مخفی جذبات اور مخفی ملکات کو اپنی نظر کے سامنے پھیرتے رہو اور جس خیال یا عادت کو ردی پاؤ اس کو کاٹ کر باہر پھینکو۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

یہ یاد رکھو کہ معصیت اور فسق کو نہ واعظ دور کر سکتے ہیں اور نہ کوئی اور حیلہ۔ اس کے لئے ایک ہی راہ ہے اور وہ دعا ہے۔ خدا تعالیٰ نے یہی ہمیں فرمایا ہے۔ اس زمانہ میں نیکی کی طرف خیال آنا اور بدی کو چھوڑنا چھوٹی سی بات نہیں ہے۔ یہ انقلاب چاہتی ہے اور یہ انقلاب خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے اور یہ دعاؤں سے ہوگا۔

ہماری جماعت کو چاہئے کہ راتوں کو رو رو کر دعائیں کریں (-) عام لوگ یہی سمجھتے ہیں کہ دعا سے مراد دنیا کی دعا ہے۔ وہ دنیا کے کیڑے ہیں۔ اس لئے اس سے پرے نہیں جا سکتے۔ اصل دعا دین ہی کی دعا ہے۔ لیکن یہ مت سمجھو کہ ہم گنہگار ہیں یہ دعا کیا ہوگی اور ہماری تبدیلی کیسے ہو سکے گی۔ یہ غلطی ہے بعض وقت انسان خطاؤں کے ساتھ ہی ان پر غالب آ سکتا ہے۔ اس لئے کہ اصل فطرت میں پاکیزگی ہے۔ دیکھو پانی خواہ کیسا ہی گرم ہو لیکن جب وہ آگ پر ڈالا جاتا ہے تو وہ بہرحال آگ کو بجھا دیتا ہے اس لئے کہ فطرتاً" برودت اس میں ہے۔ ٹھیک اسی طرح پر انسان کی فطرت میں پاکیزگی ہے۔ ہر ایک میں یہ مادہ موجود ہے وہ پاکیزگی کہیں نہیں گئی۔ اسی طرح تمہاری طبیعتوں میں خواہ کیسے ہی جذبات ہوں، رو کر دعا کرو گے تو اللہ تعالیٰ دور کر دے گا۔ (ملفوظات جلد پنجم صفحہ 132)

قربانی قومی ترقی کے لئے بیج کی حیثیت رکھتی ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

قومی ترقی کے لئے قربانی کرنے والے خود غم کھاتے۔ حتیٰ کہ قوم اور جماعت اور سلسلہ کی ترقی کی کوشش میں ہی فوت ہو جاتے ہیں اور ان کی اپنی ذات کو اس کا کوئی ثمرہ نہیں ملتا۔ بسا اوقات وہ اپنی زندگی میں اپنی قربانیوں کا پھل آپ بھی کھا لیتے ہیں اور یہ خدا تعالیٰ کا خاص انعام ہوتا ہے۔ ورنہ انہیں تو انعام زیادہ سے زیادہ بہتر صورت میں اگلے جہان میں ملتا ہے۔ اور ان کے بعد ان کی نسل اور ان کی قوم کو دنیا میں حاصل ہوتا ہے۔ تو اصل قربانی یہی ہے۔ دیکھو ایک کسان قحط کے زمانہ میں کس دلیری کے ساتھ گھر سے غلہ نکال کر مٹی میں ملا دیتا ہے۔ کوئی بیوقوف کہہ سکتا ہے۔ کہ اس نے غلہ کا نقصان کر دیا۔ لیکن وہ بیج ہوتا ہے۔ جو بہت بڑھ چڑھ کر پھل لاتا ہے۔ جو غلہ کھیت میں ڈالا گیا بے شک وہ مٹی میں مل گیا اور بہتوں کی نظر میں وہ ضائع ہو گیا۔ اور اس کو کیڑوں نے کھا لیا۔ لیکن ایک عقلمند کے نزدیک وہ مٹا نہیں نہ ضائع ہوا۔

باقی صفحہ 7 پر

سچی توبہ ایک مشکل امر ہے۔ بجز خدا کی توفیق اور مدد کے توبہ کرنا اور اس پر قائم ہو جانا محال ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ولادت

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم نصیر احمد بھٹی صاحب ابن مکرم عبدالستار بھٹی صاحب دارالرحمت وسطی ربوہ کو مورخہ 6۔ اپریل 1996ء کو پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے جس کا نام "سفیر احمد حمزہ" تجویز ہوا ہے۔

نومولود محترم چوہدری فضل کریم صاحب کا نواسہ اور مکرم نصیر احمد بدر صاحب مربی سلسلہ چین کا بھانجا ہے۔ نومولود وقف نو میں شامل ہے۔ اللہ تعالیٰ نومولود کو خادم دین بنائے۔

○ مکرم حامد احمد مبشر صاحب مربی سلسلہ مانگٹ اونچے ضلع حافظ آباد ولد چوہدری محمد سلمان اختر صاحب کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 96-5-14 کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ بچی وقف نو کی مبارک تحریک میں شامل ہے۔ حضرت صاحب نے ازراہ شفقت بچی کا نام طوبیٰ مبشر عطا فرمایا ہے۔

بچی کے نیک۔ طویل العمر اور خادمہ سلسلہ ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم نثار احمد صاحب ناصر ولد مکرم چوہدری سعید احمد صاحب ناصر مورخہ 96-5-27 کو بعمر 35 سال وفات پا گئے۔

مورخہ 96-5-28 کو محترم راجہ منیر احمد خان صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان نے ان کا جنازہ پڑھایا اور احمدیہ قبرستان فیصل آباد میں تدفین کے بعد دعا کروائی۔ (موصوف مکرم وسیم احمد ناصر صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع فیصل آباد کے برادر اکبر تھے) اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔

نمایاں کامیابی

○ مکرمہ فرحت سلطانہ صاحبہ بنت مکرم پروفیسر عبدالحمید بھٹی صاحب صدر جماعت احمدیہ فاروق آباد ضلع شیخوپورہ نے ایم ایس سی فزکس پارٹ ا (اول) میں 542/700 نمبر حاصل کر کے لاہور کالج برائے خواتین لاہور میں اپنے کالج میں تیسری پوزیشن حاصل کی ہے۔ احباب جماعت سے عزیزہ کی مزید نمایاں کامیابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

6- احسان 1375 ھش — 6 - جون 1996ء

معرفتِ الٰہی

عرب صاحب نے عرض کیا کہ میں عبادت کرتا ہوں مگر دل نہیں ہوتا۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے فرمایا :-

جب خدا کو پہچان لوگے تو پھر (عبادت ہی عبادت) میں رہو گے۔ دیکھو یہ بات انسان کی فطرت میں ہے کہ خواہ کوئی ادنیٰ سی بات ہو جب اس کو پسند آجاتی ہے تو پھر دل خواہ مخواہ اس کی طرف کھنچا جاتا ہے اسی طرح پر جب انسان اللہ تعالیٰ کو شناخت کرلیتا ہے اور اس کے حسن و احسان کو پسند کرتا ہے تو دل بے اختیار ہو کر اسی کی طرف دوڑتا ہے اور بے ذوقی سے ایک ذوق پیدا ہو جاتا ہے اصل (عبادت) وہی ہے جس میں خدا کو دیکھتا ہے اس زندگی کا مزا اسی دن آسکتا ہے جبکہ سب ذوق اور شوق سے بڑھ کر جو خوشی کے سامانوں میں مل سکتا ہے تمام لذت اور ذوق دعا ہی میں محسوس ہو۔ یاد رکھو کوئی آدمی کسی موت و حیات کا ذمہ دار نہیں ہو سکتا خواہ رات کو موت آجاوے یا دن کو۔ جو لوگ دنیا سے ایسا دل لگاتے ہیں کہ گویا کبھی مرنا ہی نہیں وہ اس دنیا سے نامراد جاتے ہیں وہاں ان کے لئے خزانہ نہیں ہے جس سے وہ لذت اور خوشی حاصل کرسکیں۔

انسان جس لذت کا خوگرفتہ اور عادی ہو جب وہ اس سے چھڑائی جائے تو وہ ایک دکھ اور درد محسوس کرتا ہے اور یہی جہنم ہے پس جبکہ ساری لذتیں دنیا کی چیزوں میں محسوس کرنے والا ہو تو ایک دن یہ ساری لذتیں تو چھوڑنی پڑیں گی پھر وہ سیدھا جہنم میں جاوے گا۔ لیکن جس شخص کی ساری خوشیاں اور لذتیں خدا میں ہیں اس کو کوئی دکھ اور تکلیف محسوس نہیں ہو سکتی وہ اس دنیا کو چھوڑتا ہے تو سیدھا بہشت میں ہوتا ہے۔

اصل بات یہ ہے کہ دل اللہ کے اختیار میں ہے وہ جس وقت چاہتا ہے دل میں یہ بات ڈال دیتا ہے اور اس کو سمجھ آجاتی ہے کہ سچا سرور اور خوشحالی اس میں ہے کہ خدا کو پہچانا جائے دیکھو میں اس وقت یہ بات تو کر رہا ہوں مگر میرے اختیار میں یہ بات نہیں ہے کہ دلوں تک اس کو پہنچا بھی دوں یہ خدا ہی کا کام ہے جو دلوں کو زندہ کرتا ہے اور بیدار کرتا ہے۔ باقی تمام جوارح آنکھ' ہاتھ' وغیرہ ایسے ہیں جو انسان کے اختیار میں ہیں۔ مگر دل اس کے اختیار میں نہیں ہے۔ جب دنیا کی لذتیں اور خوشیاں ایک تلخی کا رنگ دکھائی دیتی ہیں جب یہ حالت ہو تو پھر انسان اپنے آپ کو مشاہدہ کرتا ہے کہ میں وہ نہیں رہا ہوں۔ بلکہ اور ہو گیا ہوں پھر دل میں ایک کشش پاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی یاد میں لذت حاصل کرتا ہے اور ایسی محبت اسے (عبادت) سے ہو جاتی ہے جیسے کسی اپنے عزیز کو دیکھ کر خوش ہوتا ہے یہ ہے اصل جڑھ ایمان کی۔ مگر یہ انسان کے اپنے اختیار میں نہیں ہے ہم اس بات کا نمونہ نہیں بتا سکتے اور نہ الفاظ میں اس کو سمجھا سکتے ہیں کیونکہ الفاظ حقیقت کے قائم مقام نہیں ہوتے اس لئے جو یہ حالت آتی ہے تو پھر انسان اپنی گذشتہ زندگی پر حسرت و افسوس کرتا ہے کہ وہ یونہی ضائع ہو گئی کیونکہ پہلے ایسی حالت مجھ پر نہ ائی۔

(عبادت) کیا چیز ہے۔ (عبادت) دراصل رب العزۃ سے دعا ہے جس کے بغیر انسان زندہ نہیں رہ سکتا اور نہ عافیت اور خوشی کا سامان مل سکتا ہے جب خدا تعالیٰ اس پر اپنا فضل کرے گا اس وقت اسے حقیقی سرور اور راحت ملے گی اس وقت سے اس کو (عبادت) میں لذت اور ذوق آنے لگے گا جس طرح لذیذ غذاؤں کے کھانے سے مزا آتا ہے اسی طرح پھر گریہ و بکا کی لذت آئے گی اور یہ حالت (عبادت) سے پیدا ہو جائے گا اس سے پہلے جیسے کڑوی دوا کو کھاتا ہے تاکہ صحت حاصل ہو اسی طرح بے ذوقی (عبادت کرنا) اور دعائیں مانگنا ضروری ہیں اس بے ذوقی کی حالت میں یہ فرض کر کے کہ اس سے لذت اور ذوق پیدا ہو یہ دعا کرے۔

(ملفوظات جلد دوم ص 615' 614)

ذہن کے پردے پر اُبھرے کچھ بیتے حالات
رنگ برنگی دیکھ رہا ہوں زخموں کی بارات
اِکّا دُکّا لوگ نہیں تھے۔ تھے وہ ایک ہجوم
لیکن میری پشت پہ رہتی تھی مولا کی ذات

ابوالاقبال

○

چلتے چلتے پہنچ گئے ہیں کہاں
غیر کے دل میں وہم تھا نہ گماں
کھُلتے جاتے ہیں راستے از خود
میری کوشش کا اس میں دخل کہاں
آسمانوں سے آرہی ہے صدا
ہے یہی زندگی کی روحِ رواں
تجھ سے مل کر عجیب لطف آیا
اے مری جان' اور جانِ جہاں
جھوٹ کو شیرمال کہتے ہیں
سچ کو کہتے ہیں یہ ہے کوہِ گراں
میں کسی کا دِیا نہیں کھاتا
میرا رازق ہے رازقِ انساں
کرچیاں کر رہے ہو شیشۂ دل
کچھ تو سوچو کہ ہے یہ کس کا زیاں
ہم سفر ہوں اک ایسے شخص کا مَیں
جس کا ہر گام ہے سفر ساماں
مَیں چراغاں کروں تو کیسے کروں
ہے دیا اور نہ تیل کا ساماں
میری زنجیرِ پا بھی ہے سوغات
طوقِ گردن ہے آپ کا احساں
میں نسیم آج کچھ نہیں کہتا
گھن گرج کا ہے آج ایسا سماں

نسیم سیفی

ضرورت ہے

○ دفتر صدر عمومی ربوہ کو ایک کلرک کی ضرورت ہے۔ خوش خط اور ڈرافٹنگ کا تجربہ رکھتا ہو خدمت دین کا جذبہ رکھنے والے افراد کو ترجیح دی جائے گی۔ تنخواہ کا فیصلہ کام کرنے کے بعد کیا جائے گا۔

(صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ)

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپے 50 پیسے

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پروفیسر ڈاکٹر پرویز پروازی

محترم سید داؤد احمد صاحب

اب کے برس کینیڈا میں جانا ہوا تو عزیزی ہشام ملک نے ایڈمنٹن بلایا۔ کینیڈا ایک ملک نہیں ایک پورا براعظم ہے۔ ایک ہی ملک میں چار چار پانچ پانچ گھنٹے کا ہوائی سفر کرنا پڑتا ہے۔ پچھلے برس ادریس شاہین کی دعوت پر وینکوور جانا ہوا تھا تو بھی پانچ گھنٹے کا ہوائی سفر کرنا پڑا تھا اب کے ذرا رعایت ہو گئی کہ چار گھنٹے اڑنا پڑا۔ وقت میں بھی دو گھنٹے کا فرق پڑ گیا۔ بہرحال ہشام کے ہاں دیگر چیزوں کے علاوہ 'مجلّہ الجامعہ کا سید داؤد احمد نمبر نظر آگیا' جو ہم نے ایک ہی نشست میں نہ صرف پڑھ لیا بلکہ ہشام کی اجازت سے اسے غائب بھی کر لیا کہ ٹورنٹو میں قبلہ مولینا محمد احمد صاحب جلیل کو پڑھائیں گے کہ سید داؤد احمد صاحب نہ صرف ان کے افسر رہے تھے بلکہ دوست بھی تھے۔ اور ہم نے کئی بار دیکھا کہ قبلہ اس دوست کا ذکر خیر گیلی آنکھوں سے پڑھ رہے ہیں۔

یہاں پہنچ کر کرنل حیات قیصرانی کے بارہ میں مضمون لکھنے بیٹھے تو مجلّہ الجامعہ یاد آیا جس میں کرنل صاحب نے سید داؤد احمد کی وفات پر ایک نہایت جذباتی اور خوبصورت مضمون لکھا تھا۔ کرنل صاحب کا مضمون پڑھ کر سید داؤد احمد صاحب کا ہنستا مسکراتا چہرہ آنکھوں کے سامنے پھرنے لگا۔ پھر عزیزی قمر سلیمان احمد کی صورت آنکھوں کے سامنے پھرنے لگی کہ الولد سرّ لابیہ! یہ چند باتیں اسی خوب صورت شخص کے بارہ میں ہیں جس سے ہمارا کوئی بھی رشتہ نہیں تھا نہ دوستی کا' نہ استادی شاگردی کا' نہ افسری ماتحتی کا۔ ہم نے اس شخص کو ایک انسان ہونے کے ناطے دیکھا اور پہچانا اور چاہا تھا۔ اور یہی کیا کچھ کم ہے؟

سید داؤد احمد صاحب سے پہلی بار تعارف جلسہ سالانہ کی ڈیوٹی کے سلسلہ میں ہوا۔ سید داؤد احمد صاحب افسر' جلسہ سالانہ کی خدمت پر مامور ہوئے تھے۔ پہلی بار کے جلسہ پر ہی آپ نے افسر جلسہ کی بجائے خادم جلسہ کا بیج لگایا تو سب نے کہا دریں گرد سوارے باشد! سید داؤد احمد صاحب کے بارہ میں ان کے رفقاء اور شاگردوں سے سن رکھا تھا کہ سخت گیر منتظم ہیں۔ اچھے منتظم کو سخت گیر تو ہونا ہی چاہئے اس لئے ہم نے اس بات کو زیادہ اہمیت نہ دی۔ سید داؤد احمد صاحب نے ہمیں طلب فرمایا اور فرمانے لگے کہ اب کے ہم ایک اہم کام آپ کے سپرد کر رہے ہیں آپ وہ ذمہ داری قبول کریں گے؟ ہم نے کہا کیوں نہیں جلسہ کی جو ڈیوٹی بھی ہو گی اس میں کوئی تساہل نہیں ہو گا۔ فرمایا ہم نے کالج کے نیو کیمپس کو پہلی بار قیام گاہ کے طور پر استعمال کرنا ہے۔ وہ جگہ بہت دور ہے۔ سہولتیں بھی نہ ہونے کے برابر ہیں بس یوں سمجھیں مہمانوں کو جنگل میں ٹھہرانے کا ارادہ ہے آپ اس جنگل میں منگل کر کے دکھا دیں ہم نے حامی بھر لی۔ اسی روز قیام گاہ کا معائنہ کیا۔ نیچے تو فزکس کی لیبارٹریاں تھیں اور کالج کا نہایت قیمتی سامان تھا اس لئے بڑا مرحلہ اس سامان کی حفاظت کا بھی تھا۔ اوپر کی عمارت کا صرف ڈھانچہ کھڑا تھا یعنی کمرے بنے ہوئے تھے مگر نہ دروازے تھے نہ کھڑکیاں نہ روشن دان! بس اللہ کا نام تھا! انہیں کمروں کو ہم نے قناتوں وغیرہ سے ڈھک کر سرد ہوا کا رستہ روک لیا۔ عارضی لائیٹیں لگا لیں۔ اور مہمانوں کو خوش آمدید کہنے کے لئے تیار ہو گئے۔ سید داؤد احمد صاحب معائنہ کے لئے تشریف لائے۔ انتظام دیکھ کر خوش ہوئے اور فرمانے لگے کوئی اور ضرورت؟ ہم نے کہا گر ایک آدھ سائیکل ہمیں مل جائے تو پیغام رسانی میں آسانی ہو جائے گی کیونکہ یہاں فون بھی نہیں اگر خدانخواستہ کوئی اونچ نیچ ہو گئی تو بروقت آپ تک اطلاع پہنچانا مشکل ہو جائے گا۔ کہنے لگے اس کے لئے تو میرے پاس کوئی بجٹ نہیں۔ آپ کسی سے سائیکل مانگ لیں۔ اور ذرا مزاح سے فرمایا نہیں تو چرا لیں! ہم بھی مسکرا دیئے۔ خیریت آئی گئی ہو گئی۔ کالج کے نیو کیمپس کی قیام گاہ کا مسئلہ واقعی ذرا ٹیڑھا تھا کیونکہ یہ عمارت شہر سے بہت دور تھی۔ ہم لوگوں کو ہدایت کی گئی کہ آپ لوگ صبح تین بجے لنگر سے کھانا اٹھائیں گے تو مہمانوں کو وقت پر کھلا کر فارغ ہو سکیں گے۔ ڈیوٹی شروع ہو گئی۔ پہلے ہی روز ہم لوگ ڈھائی بجے کے قریب کیمپس سے روانہ ہوئے تاکہ تین بجے لنگر سے کھانا اٹھا سکیں۔ میں خود اپنے کارکنوں کے ہمراہ تھا۔ سردی بھی اس روز بے پناہ تھی۔ ہوا بھی چل رہی تھی۔ ہم لوگ کیمپس سے نکل کر ذرا ہی دور گئے ہوں گے کہ سامنے سے دو تین آدمی سائیکلوں پر آتے دکھائی پڑے۔ اللہ اتنی سردی میں اور اس وقت یہ کون لوگ ہیں جو کیمپس کی طرف آرہے ہیں۔ مہمان تو ہو نہیں سکتے کہ سائیکلوں پر ہیں۔ وہ لوگ قریب پہنچے تو دیکھا کہ افسر صاحب جلسہ سالانہ اور ان کے دو معاون ہیں۔ سید داؤد احمد صاحب ہمیں مستعد دیکھ کر بہت خوش ہوئے۔ فرمانے لگے "مجھے یہ تو یقین تھا کہ آپ تساہل نہیں کریں گے مگر پہلا دن تھا میں نے سوچا چیک کر لوں ایسا نہ ہو آپ لیٹ ہو جائیں تو جلسہ کے مہمانوں کو دقت ہو" انہیں تو ہمیں مستعد دیکھ کر جو خوشی ہونا تھی ہوئی ہمیں اور ہمارے کارکنوں کو جو زیادہ تر سکول کے بچے تھے افسر جلسہ سالانہ کو اس سردی میں ڈیوٹی پر مستعد دیکھ کر بہت حوصلہ ہوا کہ ہمارے اوپر جو لوگ ہیں وہ بھی گھروں میں نہیں پڑے ہوئے ہمارے ساتھ ہی سردی پھانک رہے ہیں۔

اگلے روز افسر جلسہ کے معاون خصوصی' برادرم عزیزم مغفور احمد منیب' مربی جاپان' معائنہ کے لئے تشریف لائے۔ آپ ایک نہایت خوب صورت چمکتی دمکتی سائیکل پر سوار تھے۔ ہمیں شرارت سوجھی ہم نے اپنے ایک کارکن کو اشارہ کر دیا کہ ہم انہیں معائنہ کروائیں گے آپ سائیکل پار کر دیں۔ چنانچہ معائنہ سے فارغ ہوئے تو سائیکل غائب تھا۔ بہت "ڈھنڈیا" پڑی سائیکل کا سراغ ملنا تھا نہ ملا۔ مغفور صاحب نہایت بے دلی سے اور غمگین دل کے ساتھ واپس ہوئے اور افسر جلسہ سے جا کر اپنی سائیکل کی گمشدگی کا قصہ کہہ سنایا۔ ابھی وہ یہ روداد گمشدگی بیان ہی کر رہے تھے کہ ہمارا کارکن ہمارا پیغام لے کر اسی سائیکل پر سوار پہنچ گیا کہ "ہم نے آپ کے کارکن کا سائیکل اس لئے تیر کر لیا تھا کہ آپ کو یقین دلا سکیں کہ ہم آپ کی مکمل اطاعت کرنے والے لوگ ہیں۔" سائیکل واپس ملا تو مغفور صاحب کی جان میں جان آئی کیونکہ ان کا سائیکل اتنا خوب صورت اور نیا تھا اور چمکتا تھا کہ خوامخواہ اسے چرانے کو جی چاہتا تھا۔ (مغفور وساں! گینکی دس کا؟) اگلے برس افسر جلسہ کی طرف سے خاص بجٹ منظور کروایا گیا اور ہماری قیام گاہ کے لئے ایک سائیکل مہیا کیا گیا۔ اس کے بعد تو اللہ تعالیٰ کا ایسا فضل ہوا کہ اس نے ہمیں اپنی ذاتی موٹر دے دی اور وہ موٹر اللہ کے فضل سے جلسہ کی خدمت پر مستعد رہی۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع جو افسر جلسہ مہمان نوازی تھے ازراہ کرم دو سے زیادہ مرتبہ اس موٹر میں بسلسلہ ڈیوٹی تشریف فرما ہوئے۔ مگر افسوس کہ سید داؤد احمد صاحب اس وقت موجود نہیں تھے۔

سید داؤد احمد صاحب تینتیس برس کی عمر میں جامعہ احمدیہ کے پرنسپل مقرر ہوئے اور سولہ سال اس عہدہ پر فائز رہے۔ ہمیں جامعہ میں پڑھنے کا موقعہ ملا نہ پڑھانے کا شرف حاصل ہوا مگر کئی بار ایسا ہوا کہ میر صاحب نے لیکچر دینے کے لئے جامعہ میں بلایا۔ آپ کی خواہش تھی کہ جامعہ کے طلباء اردو میں مہارت حاصل کریں اور تحریر و تقریر میں ایسی چاشنی پیدا کریں کہ لوگ ان کی تقریریں رغبت سے سنیں۔ ہمیں یاد ہے دو بار ہمیں جامعہ کے طلباء کے سامنے اردو ادب کے بارہ میں گفتگو کرنے کا موقعہ ملا۔ ہم نے یہی کہا کہ اردو کیا کوئی بھی زبان جاننے اور اس میں مہارت پیدا کرنے کا سب سے اچھا طریق یہ ہے کہ اس زبان کے ادب کا دلسوزی سے مطالعہ کیا جائے۔ زبانیں پڑھانے سے نہیں آتیں پڑھنے سے آتی ہیں۔ ہمارے لیکچر کا کوئی اثر ہوا یا نہیں ہم نہیں جانتے اتنا ضرور ہوا کہ جامعہ احمدیہ میں اردو کی تدریس کے لئے باقاعدہ ایم اے پاس استاد رکھے جانے لگے۔ اگرچہ ایم اے پاس ضروری نہیں کہ اچھے استاد بھی ہوں مگر اتنا ہی کیا کم تھا کہ اردو کی اہمیت سمجھی جانے لگی۔ سید داؤد احمد صاحب کی بڑی خواہش تھی کہ ان کے طلباء میں سے اچھے ادیب اور اچھے مقرر پیدا ہوں تاکہ لوگ ان کی باتوں سے متاثر ہوں۔ میرا خیال ہے مجلّہ الجامعہ کا خیال بھی سید داؤد احمد صاحب کے ذہن میں آیا تھا کیونکہ سید داؤد احمد صاحب اس مجلّہ کو باقاعدہ ایک تحقیقی اور علمی مجلّہ بنانا چاہتے تھے۔ سید داؤد احمد صاحب کے خیال میں جامعہ محض ایک تعلیمی ادارہ نہیں تھا ایک مکمل نظام حیات تھا۔ جس کے طلبا کو زندگی کی ہر اونچ نیچ کے لئے تیار کرنا ضروری تھا اس لئے وہ طلبا کو کڑی سے کڑی آزمائشوں میں ڈالتے رہتے تھے۔ کہیں لمبے پیدل سفر ہیں کہیں بھوکے پیاسے زادِ راہ کے بغیر سفر کرنے کی ٹریننگ ہے کہیں کچھ ہے کہیں کچھ ہے۔ ہمیں سید داؤد احمد صاحب کی یہ باتیں دیکھ کر بہت رشک آتا تھا کہ آپ نے اپنے ادارہ کو محض ادارہ نہیں رہنے دیا ایک مکمل نظام زندگی بنا دیا۔

سید داؤد احمد صاحب سے اکثر ملاقاتیں سر راہ ہوئیں۔ کبھی کالج کو جاتے ہوئے' کبھی کالج کو آتے ہوئے کبھی جامعہ کے کیمپس میں جہاں ہم کچھ عرصہ اپنے خسر' محترم مولانا جلیل احمد صاحب کے ہاں قیام پذیر رہے' ایک دو بار سید داؤد احمد صاحب محترم مولانا سے ملنے کے لئے ان کے گھر بھی تشریف لائے حالانکہ چاہتے تو افسر ہونے کے ناطے انہیں دفتر میں بھی طلب کر سکتے تھے مگر آپ نے شاگرد کے رشتہ کو ترجیح دی اور خود حاضر خدمت ہوئے۔ مولانا کی بیماری کے دوران تو ان کا آنا ہر روز ہوتا تھا دن میں کئی بار ان کی طبیعت کا پچھواتے تھے۔ جامعہ کی البیت میں باقاعدہ دعا کے لئے اعلان کرواتے اور دعائیں کرتے اور کرواتے تھے بعد کو معلوم ہوا کہ آپ نے حضرت مولانا کی صحت کے لئے کئی بزرگان سلسلہ کو دعا کے لئے ذاتی خطوط بھی لکھے۔ اللہ انہیں جزا دے ایسے شاگرد جس استاد کو میسر ہوں اسے اور کیا چاہئے۔؟

جن دنوں عزیزی قمر سلیمان احمد' کسی ڈاکو کی گولی کی زد میں آکر زخمی ہوئے ان دنوں اہل ربوہ جس طرح ٹوٹ کر ان کی عیادت کے لئے پہنچے اور جس طرح درد والحاح سے دعائیں کیں وہ بھی ایک عجیب نظارہ تھا۔ ان دعاؤں میں سید داؤد احمد صاحب کے ساتھ محبت کا اظہار بھی نمایاں تھا۔ عزیزی قمر سلیمان احمد' انتہائی نگہداشت کے وارڈ میں تھے۔ لوگ آتے۔ ان کا حال باہر سے ہی دریافت کرتے اور دعائیں کرتے لوٹ جاتے کیونکہ ان سے ملاقات پر پابندی تھی۔ ہم نے اپنے اس عزیز شاگرد کی علالت پر اہل ربوہ کی تشویش پر بہت فخر کیا۔ اور

مسلسل صفحہ 4 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انہی دعاؤں کا ثمر تھا کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں صحت عطا فرمائی اور اب اللہ کے فضل سے وہ خدمت سلسلہ پر مستعد ہیں۔

سید داؤد احمد صاحب کی شخصیت کا ایک پہلو اور بھی ہے جو ذہن میں رکھنے کا ہے کہ وہ دلی کے مشہور سادات خاندان، حضرت خواجہ میر درد کی اولاد میں سے تھے اس طرح حضرت نانا جان کی طرف سے ان کا شجرہ دلی کے اولیاء سے ملتا تھا۔ حضرت خواجہ میر دردؒ نے برصغیر ہندوپاک میں تصوف کی جن راہوں پر قدم مارا اس نے اردو ادب پر عموماً اور اردو شاعری پر خصوصاً بڑے دیرپا اثرات مرتسم کئے۔ ان کی طہارت نفس اور صوفیانہ طرز حیات کے چرچوں سے کتابیں بھری پڑی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی منشاء سے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کا پیوند اس شجر مبارک سے لگا اور اس سے جو اولاد اللہ تعالیٰ نے دی وہی اس زمانہ میں احیائے دین حق کی بنیاد ٹھہری۔ سید داؤد احمد نے اپنے ان اسلاف سے بھی طہارت نفس، پاکیزگی اور درویشی کا ورثہ حاصل کیا تھا۔ اور احمدیت نے اس ورثہ میں بے پناہ وسعت پیدا کر دی تھی۔ سونے پر سہاگہ کا مضمون تھا۔ پھر ان کے باپ حضرت میر محمد اسحاق صاحب کے علم اور حلم نے ان کی اولاد کو چار چاند لگا دیئے تھے۔ باپ کا علم بیٹے کو ازبر تھا اس لئے وہ صحیح معنوں میں وارث میراث پدر تھے۔ عاجزی، فروتنی، اطاعت، خدمت، سب کچھ ہی ان میں تھا اب کیا کہوں کہ کیا کچھ نہیں تھا۔

سید داؤد احمد صاحب کی شخصیت کا سب سے نمایاں پہلو ان کی امام وقت سے وابستگی اور سلسلہ کی خدمت میں ہمہ تن مستعدی تھی۔ امام جماعت ثانی تو چلئے ان کے خسر تھے اس لئے ان کی ہاتھ پیر کی خدمت کے لئے بھی تیار رہتے تھے۔ امام جماعت ثالث کے ساتھ بھی جس محبت اور اطاعت کا اظہار سید داؤد احمد صاحب نے کیا وہ انہی کا حصہ تھا۔ جامعہ کے بچوں میں امام کے ساتھ غیر مشروط اطاعت کے تعلق کا جذبہ پیدا کرنا ان کی تعلیم کا مقصد اولیں تھا۔ ہم نے کئی بار سید داؤد احمد صاحب کو امام وقت کے بارہ میں تقریر کرتے اور آبدیدہ ہوتے دیکھا۔ ہمارے خدام کے صدر تھے تب بھی ان کا سارا زور اس بات پر صرف ہوتا تھا کہ خدام صحیح معنوں میں خادم سلسلہ بنیں اور ہر خدمت کے لئے ہر وقت مستعد رہیں۔ ہم نے وقار عمل کے دوران سید داؤد احمد صاحب کو اپنے ہاتھوں سے بیوت الخلا صاف کرتے ہوئے بھی دیکھا ہے۔ جلسہ سالانہ کے مہمانوں کے لئے عارضی بیوت الخلاء بنوائی جاتی ہیں۔ ایک قیام گاہ کی بیوت الخلاء کا معائنہ کرتے ہوئے میر صاحب نے دیکھا کہ کوئی صاحب وہ بیت الخلاء بڑے بے ڈھب طریق پر پہلے ہی استعمال کر گئے ہیں۔ بجائے اس کے کسی دوسرے کارکن کو بلا کر میر صاحب وہ بیت الخلا صاف کرنے کی تلقین کرتے آپ نے اسی وقت خود اپنے ہاتھ سے وہ بیت الخلا صاف کی اور پھر ہمیں بتایا کہ ابھی ان بیوت الخلاء کے استعمال کے بارہ میں احتیاط کریں کل مہمانوں کے آجانے کے بعد مہمانوں کو دقت ہوگی۔

سید داؤد احمد صاحب نے جو سائنس گریجوایٹ تھے ایک بار مجھ سے خواہش کی کہ میں کسی بڑے ادیب کو کسی علمی مسئلہ پر مقالہ پڑھنے کے لئے جامعہ میں مدعو کروں۔ میرے دوست ڈاکٹر سہیل بخاری، سرگودھا کے پی اے ایف کالج میں تھے ان کے بعض لسانی نظریات ملک کے ادبی حلقوں میں زیر بحث تھے وہ کسی علمی فورم پر اپنے نظریات کے بارہ میں وضاحتی تقریر بھی کرنا چاہتے تھے۔ آپ نے تعلیم الاسلام کالج میں آنے کی خواہش کا اظہار کیا۔ میں نے ڈاکٹر صاحب سے کہا کہ کالج میں تو ان دنوں بلایا جانا ممکن نہیں ہاں ہمارے ایک اور علمی ادارہ ہے جامعہ احمدیہ وہاں آپ کا علمی لیکچر کروایا جا سکتا ہے۔ انہیں کہہ کر بعد میں میں نے میر داؤد صاحب سے کہا کہ ڈاکٹر سہیل بخاری صاحب جامعہ میں ایک اہم لسانی مسئلہ پر لیکچر دیں گے۔ سید داؤد احمد صاحب نے نہ صرف اس لیکچر کا اہتمام کیا بلکہ فاضل مقرر کو کھانے پر اپنے ہاں مدعو کیا۔ اور بہت عزت و احترام سے پیش آئے۔ ڈاکٹر صاحب کئی بار ربوہ آچکے تھے اور تعلیم الاسلام کالج میں بزم اردو کے بعض اجلاسوں میں مقالے پڑھ چکے تھے کہنے لگے "یار یہ تم نے خوب شخص سے ملایا! ایسے پرنسپل ہمارے دینی اداروں کو مل جائیں تو ہماری قوم کی حالت ہی بدل جائے" ڈاکٹر سہیل بخاری صاحب جب تک زندہ رہے سید داؤد احمد صاحب کی وجاہت ان کے تدبر اور ان کی علمیت کا چرچا کرتے رہے۔

سید داؤد احمد صاحب کی شخصیت کے بارہ میں ہمارے دوست پروفیسر نصیر احمد خاں نے جو نوٹ لکھا تھا وہ بہت جامع نوٹ تھا۔ ہم بھی اپنے دوست کی باتوں کو دہرا کر اس مضمون کو ختم کرتے ہیں۔ جس کے بارہ میں لکھا گیا تھا وہ تو گیا ہی تھا اب تو وہ بھی اس دنیا میں نہیں جس نے یہ نوٹ لکھا تھا۔ اللہ تعالیٰ دونوں کو اپنے فضلوں کی چادر میں لپیٹ لے۔ نصیر صاحب نے لکھا "عنوان تھا" "واہ میر صاحب" چاق و چوبند، خدمت دین پر کمربستہ، نیکی کو سنوار کر ادا کرنے والے اور بدی کو بیزار ہو کر ترک کرنے والے، قافلوں کے سالار، درویشوں کے خدمت گزار، نیک اطوار، تقویٰ شعار، خوب صورت، خوب سیرت سید داؤد احمد اللہ کو پیارے ہوئے۔ وہ حق کو حق اور ناحق کو ناحق سمجھنے اور کہنے لگے والے تھے۔ ان کی نیکی کا تصور مثبت تھا۔ اللہ سے ان کی صلح اور شیطان سے ان کی جنگ تھی۔ سب کہتے ہیں وہ بہت اچھے منتظم تھے میں یہ تو نہیں کہتا کہ لوگ غلط کہتے ہیں یہ ضرور کہوں گا کہ کم کہتے ہیں۔ حسن نیت کے بغیر حسن انتظام کہاں ممکن ہے۔ وہ اچھے منتظم سے زیادہ، کہیں زیادہ، اچھے انسان تھے خوش خلق، ہمدرد، غمگسار دوست نواز، ان کا سلیقہ، ان کا رکھ رکھاؤ ان کی سوجھ بوجھ، ان کا تصور حسن، زندگی سے ان کی محبت کے آئینہ دار ہیں۔ مگر جب زندگی سے منہ موڑا تو مڑ کر نہ دیکھا اور جو حصہ قسام ازل نے ان کے لئے مقرر کر چھوڑا تھا اسی کو کافی سمجھا۔ ایسے قانع ایسے بہادر نڈر کم دیکھنے میں آتے ہیں۔ وہ گوشت پوست کے چلتے پھرتے کھاتے پیتے انسان تھے ہنسنے ہنسانے والے۔ اچھی بات پر خوش ہونے والے اور بری سے بیزاری کا اظہار کرنے والے مکروہ کو دیکھ کر کراہت کرنے والے نجس پر نفرین کرنے والے۔

"موجودہ دور کے اخلاقی کوڑھ یعنی منافقت سے ان کا دامن پاک تھا اگر وہ خوش تھے تو خوش تھے۔ ناراض تھے تو ناراض! انہوں نے ریاء کے بدلے صدق اور منافقت کے بدلے خلوص کو اختیار کیا۔ خوب کیا خوب کیا۔ ساری عمر دوستوں سے وفا کی محبت کی ان کی دلداری اور غمگساری کی مگر آخر میں اپنی جواناں مرگ سے دوستوں کے دل کا چین چھین لے گئے۔ واہ میر صاحب ایسا چرکا۔ ایسا گھاؤ!"

غمزدہ نصیر احمد خاں

نصیر صاحب کا یہ مضمون پڑھنے کے بعد ہمارا یہی جی چاہتا رہا کہ ہم بھی نصیر صاحب سے کہہ سکیں واہ نصیر صاحب! آپ نے دوستوں کو کیا کم چرکا لگایا ہے کہ خود بھی میر صاحب کے نقش قدم پر چلتے ہوئے چلے۔ مڑ کر بھی نہ دیکھا۔ اللہ تعالیٰ دونوں کی مغفرت فرمائے۔

ریاض احمد ملک - دوالمیال

حضرت حکیم مولوی کرمداد صاحب

پہلے امیر جماعت احمدیہ دوالمیال

حضرت حکیم مولوی کرمداد صاحب ایک پایہ کے حکیم اور ایک جید عالم تھے۔ آپ کو ماہر احادیث مانا جاتا تھا۔ آپ کو دینی علوم پر دسترس حاصل تھی۔ حافظ شہباز صاحب نے حضرت بانی سلسلہ کی بشارت پا کر حضرت حکیم مولوی کرمداد صاحب سے اس کا ذکر بھی کیا اور یوں مولوی کرمداد صاحب نے تحقیق کرنی شروع کر دی تھی۔ اور اللہ تعالیٰ نے آپ کی تحقیق کو قبول کیا اور آپ نے احمدیت قبول کر لی۔

حضرت مولوی کرمداد صاحب کا احمدیت قبول کرنے کا واقعہ محترم میاں حسن دین صاحب آف کلر کہار نے اپنے غیر مطبوعہ نوٹس میں یوں تحریر فرمایا۔ (ان نوٹس کی کاپی مجھے مکرم و محترم کیپٹن عبداللہ صاحب آف دولمیال ساکن ربوہ سے ملی) "علاقہ ونہار ضلع جہلم (موجودہ ضلع چکوال) میں سب سے پہلے منارہ تحصیل پنڈدادنخان (موجودہ تحصیل چکوال) میں حضرت مولوی احمد دین صاحب ولد محمد حیات قوم بھٹی احمدی ہوئے حضرت بانی سلسلہ کے خاص رفقاء کی فہرست میں 288 نمبر پر نام درج ہے۔ مجھے متعدد بار حضرت چوہدری احمد دین صاحب کی زیارت اور ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔ آپ کی مجالس میں شامل ہوتا رہا۔ آپ درمیانے قد۔ گندمی رنگت۔ سفید ریش۔ کم گو اور نورانی چہرہ والے تھے منارہ میں باوجود آپ کے احمدی ہونے کے لوگ ان کا بہت ادب و احترام کرتے تھے۔ اور لوگ اب بھی بڑی محبت اور عقیدت سے آپ کو یاد کرتے ہیں۔ اپنے علاقہ میں بہت بڑے عالم تھے۔ جب مولوی صاحب احمدی ہو کر اپنے وطن میں آئے تو اس وقت دوالمیال میں جماعت قائم نہ ہوئی تھی۔ جب مولوی صاحب نے دوالمیال پہنچ کر احمدیت کا ذکر کیا تو مولوی کرمداد صاحب جو اس وقت احمدی نہ تھے نے مخالفت کی اور آپس میں مناظرہ طے پایا۔ مولوی کرمداد صاحب جو اس وقت احمدی نہ تھے علم کی بنا پر غالب آگئے اور بظاہر مولوی احمد دین کو شکست خوردہ تصور کیا گیا۔ جب شام کو ہر دو صاحبان پھر مل بیٹھے تو حضرت مولوی احمد دین صاحب نے مولوی کرمداد صاحب کو فرمایا۔ حکیم صاحب بظاہر تو آپ جیت گئے اور میں ہار گیا ہوں۔ لیکن خدارا آپ اب تنہائی میں ٹھنڈے دل و دماغ سے اور تعصب بالائے طاق رکھ کر میرے اور اپنے دلائل کا موازنہ کریں کہ کیا میرے سوال اور دلائل کا جو جواب آپ نے دیا ہے وہ واقعی تسلی بخش تھا۔ یا یوں ہی ہار جیت کے طور پر جواب دیتے رہے۔ محترم حکیم کرمداد صاحب سعید الفطرت تھے۔ جب سچے دل سے موازنہ کیا تو خود کو مغلوب اور مولوی احمد دین صاحب کو غالب پایا اور حق کو واضح پا کر بیعت کا ارادہ کر لیا۔ صبح سویرے ہی مولوی صاحب سے کہا کہ میں نے حق پا لیا ہے۔ آپ میری بیعت کا خط لکھ دیں اور بیعت کر لی۔ یہ روایت میں نے سنی ہے واللہ اعلم بالصواب"

ایسے سعید الفطرت لوگ جو حق کے متلاشی ہوتے ہیں آخر کار حق کو پا لیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان کی خود رہنمائی کرتا ہے۔ اس کے بعد آپ

باقی صفحہ 6 پر

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کرامت الرحمان- ایم اے (معاشیات)

بجٹ اور عام آدمی

بجٹ کا عام آدمی سے گہرا تعلق ہے اس لئے ہر کوئی بجٹ کے بارے میں اپنی اپنی رائے ضرور رکھتا ہے۔ پہلے بجٹ پر گفتگو بعد میں عام آدمی کے ساتھ اس کے تعلق پر بات ہوگی۔

بجٹ سے مراد ایسی فہرست ہے جس میں حکومت کے آئندہ مالی سال کے دوران متوقع آمدنی اور اخراجات کا تخمینہ پیش کیا جاتا ہے۔ پاکستان میں مالی سال یکم جولائی سے شروع ہو کر اگلے سال 30 جون کو ختم ہوتا ہے۔ وزیر خزانہ مرکزی حکومت کا بجٹ ہر سال جون کے مہینے میں قومی اسمبلی میں پیش کرتا ہے۔ اسی طرح صوبائی وزیر خزانہ صوبائی بجٹ اسمبلی میں پیش کرتا ہے۔ پاکستان میں مرکزی اور صوبائی بجٹ کو دو حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔

1- آمدنی کا بجٹ 2- سرمایہ کا خزانہ

آمدنی بجٹ کے تحت حکومت کو مختلف ٹیکسوں سے حاصل ہونے والی آمدنی پیش کی جاتی ہے اور اس بجٹ کے تحت حکومت کے ان اخراجات کو ظاہر کیا جاتا ہے جو کہ عام محکموں مثلاً دفاع، نظم و نسق، امن و امان کے قیام اور طبی و تعلیمی سہولیات پر صرف کئے جاتے ہیں۔

سرمایہ بجٹ کے تحت حکومت کے ترقیاتی منصوبوں پر کئے جانے والے اخراجات شامل ہوتے ہیں اور اس میں جو آمدنی ظاہر کی جاتی ہے وہ عام طور پر قرضوں کے ذریعے حاصل کی جاتی ہے۔ سرمایہ بجٹ میں جو اخراجات شامل ہوتے ہیں وہ جن ترقیاتی کاموں پر خرچ ہوتے ہیں ان میں ریلوں اور سڑکوں کی تعمیر، نہروں کی کھدائی اور نئی صنعتوں کے قیام وغیرہ کو کافی اہمیت حاصل ہے۔

آمدنی بجٹ میں اگر متوقع آمدنی متوقع اخراجات سے زیادہ ہو تو اسے فاضل بجٹ کہا جاتا ہے۔ اگر متوقع آمدنی متوقع اخراجات سے کم ہو تو اسے خسارہ کا بجٹ کہا جاتا ہے اور آمدنی و اخراجات کے باہم برابر ہونے کی صورت میں اس کو متوازن بجٹ کہا جاتا ہے۔

بجٹ میں تین قسم کے اعداد و شمار پیش کئے جاتے ہیں۔

1- بجٹ پیش کرتے وقت سب سے پہلے سال رواں کی آمدنی اور اخراجات کے اعداد و شمار پیش کئے جاتے ہیں۔

2- دوسرے نمبر پر بجٹ میں وہ رقوم شامل ہوتی ہیں جو سال رواں کے بجٹ کے نظر ثانی شدہ اعداد پر مشتمل ہوتی ہیں۔

3- بجٹ میں تیسرے نمبر پر آئندہ مالی سال کے آمدنی و اخراجات کے تخمینے پیش کئے جاتے ہیں وزیر خزانہ جب بجٹ پیش کرتا ہے تو وہ ملک کے معاشی حالات اور حکومت کی مالیاتی پالیسی کے بارے میں ایک مفصل تقریر بھی کرتا ہے جسے بجٹ تقریر کہا جاتا ہے۔ بجٹ ترقیاتی منصوبہ بندی کے لئے ایک اہم آلہ کی حیثیت رکھتا ہے۔

ایک منصوبہ بند معیشت میں بجٹ ایک ملک کے تمام پیداوار و ذرائع اور پیداواری صلاحیتوں کا آئینہ دار ہوتا ہے۔ بجٹ کے ذریعے ایک معیشت کی شرح افزائش کو کافی حد تک متاثر کیا جا سکتا ہے۔ سرکاری اور نجی شعبوں کی سرگرمیوں کو بجٹ کے ذریعے کنٹرول کیا جا سکتا ہے۔ مالیاتی پالیسی کے مطابق بجٹ ملک میں قومی آمدنی، سرمایہ کاری، بچتوں اور صرف دولت کو بلند سطح پر رکھنے میں مدد دیتا ہے۔ اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ بجٹ ایک ملک کی تمام معاشی پالیسیوں کی تشکیل پر اثر انداز ہو سکتا ہے۔

موجودہ دور میں حکومت کے فرائض میں بہت اضافہ ہو چکا ہے ان تمام فرائض کو بہتر طور پر سر انجام دینے کے لئے بجٹ بنیادی کردار ادا کرتا ہے۔

بجٹ کے ذریعے سرمایہ اندوزی کی انتہاء کو بھی بڑھایا جا سکتا ہے۔ فاضل بجٹ سرمایہ کاری کو بڑھانے کا باعث بنتا ہے اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ حکومت ٹیکسوں کے نظام کو زیادہ موثر بنائے تاکہ ٹیکسوں کے ذریعے کافی مقدار میں سرمایہ حاصل کیا جا سکے۔ ٹیکسوں کے ذریعے حاصل ہونے والی رقوم میں اضافہ کر کے معاشی ترقی کے لئے بیرونی انحصار کو کم کیا جا سکتا ہے۔

بجٹ میں نجی اور سرکاری شعبوں میں اس بات کا اہتمام کیا جاتا ہے کہ مختلف شعبے معاشی ترقی سے ہمکنار ہو سکیں اور فی کس آمدنی بڑھتی رہے۔ لوگ خوش حال ہوں زرعی اور صنعتی شعبوں میں مناسب ترقی ہو۔

مختصر یہ کہ بجٹ معاشی منصوبہ بندی کا ایک اہم آلہ ہے اس کے ذریعے معاشی ترقی کی رفتار کو تیز بنایا جا سکتا ہے۔

جس طرح حکومت اپنی متوقع آمدنی اور آمدنی کا جائزہ لے کر بجٹ تیار کرتی ہے اسی طرح ایک فرد بھی اپنی آمدنی و خرچ کے مطابق اپنا بجٹ تیار کرتا ہے۔ لیکن ان دونوں میں بعض باتوں کے پیش نظر کچھ فرق پایا گیا ہے۔

ایک فرد پہلے اپنی آمدنی کا جائزہ لیتا ہے اور اس کے مطابق اپنے اخراجات کو ترتیب دیتا ہے لیکن حکومت پہلے اپنے اخراجات کا جائزہ لے لیتی ہے اور اس کے مطابق ہی اپنی آمدنی کو کم یا زیادہ کرتی ہے۔

افراد اپنا بجٹ کسی خاص وقت کے بعد تیار نہیں کرتے بلکہ وہ جیسے جیسے آمدنی حاصل کرتے ہیں اس کو خرچ کرتے چلے جاتے ہیں لیکن اس کے برعکس حکومت اپنا بجٹ ایک سال کے بعد تیار کرتی ہے۔

افراد عام طور پر اپنی آمدنی اور خرچ کو صیغہ راز میں رکھتے ہیں اور اس کو ظاہر کرنا پسند نہیں کرتے لیکن حکومت اپنے بجٹ کو پوری تفصیل کے ساتھ اعلانیہ پیش کر دیتی ہے۔

ایک فرد کے لئے اندرونی قرضہ حاصل کرنا ممکن نہیں لیکن حکومت ہمیشہ دوسروں سے ہی قرضہ حاصل کر سکتی ہے۔

حکومت بوقت ضرورت زائد نوٹ چھاپ سکتی ہے لیکن ایک فرد ایسا نہیں کر سکتا افراد اپنی آمدنی اور خرچ کو اس لحاظ سے ترتیب دیتے ہیں کہ مختلف اشیاء سے ان کو مختتم مساوی افادہ حاصل ہو تاکہ وہ زیادہ سے زیادہ تسکین حاصل کر سکیں لیکن حکومت اس قسم کے کسی اصول کو مدنظر نہیں رکھتی۔

حکومت اپنی آمدنی اور اخراجات میں بڑی بڑی تبدیلیاں آسانی سے لا سکتی ہے جب کہ ایک فرد کے لئے اپنی آمدنی اور خرچ کو زیادہ حد تک گھٹانا بڑھانا ممکن نہیں ہوتا۔

ایک فرد یہ کوشش کرتا ہے کہ اس کا خرچ آمدنی سے کم ہو۔ لیکن حکومت اس پالیسی پر عمل نہیں کرتی۔ ایک فرد کا فاضل بجٹ تو پسندیدہ نگاہوں سے دیکھا جا سکتا ہے لیکن ایک حکومت کا فاضل بجٹ برا خیال کیا جاتا ہے۔

حکومتی بجٹ کا عام آدمی کے ساتھ بہت گہرا تعلق ہوتا ہے۔ اس تعلق کو جاننے کے لئے پہلے مندرجہ ذیل معاشی اصطلاحات کا جاننا بہت ضروری ہے۔

انسانی حاجات یا مقاصد حاجات حاجت کی جمع ہے اور حاجت کے معنی ضرورت یا خواہش کے لئے جاتے ہیں۔ اسی طرح حاجات کو ضروریات، خواہشات یا مقاصد کے ہم معنی قرار دیا جاتا ہے۔ حاجات کی تسکین کے لئے انسان کو مختلف اشیاء و خدمات درکار ہوتی ہیں جن کے حصول کے لئے وہ شب و روز جدوجہد کرتا ہے یعنی مختلف کاموں اور سرگرمیوں میں حصہ لیتا ہے حاجات کو تین حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ بنیادی ضروریات۔ سہولیات۔ تعیشات بنیادی ضروریات میں وہ حاجات شامل ہیں جو جسم و روح کا رشتہ قائم رکھنے کے لئے ضروری ہیں مثلاً زندہ رہنے کے لئے روٹی، پہننے کے لئے کپڑا اور رہائش کے لئے مکان وغیرہ سہولیات ایسی حاجات ہیں جو انسانی زندگی میں سہولت پیدا کر دیں مثلاً موٹر سائیکل، گھڑی، ریڈیو وغیرہ۔

تعیشات ایسی اشیاء ہیں جن سے زندگی میں رنگینی اور ٹھاٹھ باٹھ پیدا ہو مثلاً خوبصورت کوٹھی۔ رنگین ٹی وی، ریفریجریٹر، ائرکنڈیشنر وغیرہ پاکستان میں موجودہ دور میں اشیاء کی قیمتوں کا جائزہ لے کر ایک آدمی اور اس کی بیوی اور تینوں بچوں کے ایک ماہ کا تخمینہ لگایا جائے تو صرف ان کی بنیادی ضروریات زندگی کو پورا کرنے کے لئے 6000 روپے ماہانہ درکار ہوں گے ان کو اگر متوازن غذا دی جائے تو ماہانہ 8000 روپے درکار ہوں گے اگر تینوں بچے تعلیم حاصل کرتے ہیں تو تعلیمی اخراجات کو شامل کر کے ان کو ماہانہ 10000 روپے درکار ہوں گے۔

بجٹ میں اگر حکومت عام آدمی کی بنیادی ضروریات زندگی کا خیال نہیں رکھتی تو معاشرہ میں بے چینی کی کیفیت پیدا ہوگی ہر طرف لوٹ مار، چوری، ڈاکہ اور دہشت گردی اور خودکشی کے نظارے دیکھنے میں آئیں گے جیسے کہ ملکی اخبارات کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے۔ حکومتی بجٹ بناتے وقت عام آدمی کی بنیادی ضروریات زندگی کے علاوہ اس کی سہولیات زندگی کو بھی مدنظر رکھا جائے کیونکہ عام آدمی کی خوشحالی کے بغیر معاشرہ خوشحال نہیں ہو سکتا۔ خوشحال معاشرہ کے بغیر کوئی ملک ترقی نہیں کر سکتا۔

پتہ درکار ہے

○ مکرمہ مقصودہ بیگم صاحبہ بنت مکرم فتح محمد صاحب داتہ زید کا ضلع سیالکوٹ اب کراچی میں اپنے خاوند مکرم محمد عالم صاحب مکان نمبر 65 گلشن جامی ماڈل کالونی کراچی نمبر 27 میں رہ رہی ہیں۔ مگر کئی سالوں سے دفتر وصیت سے کوئی رابطہ نہیں ہے۔ اگر کسی دوست کو موصیہ کے بارہ میں علم ہو یا موصیہ خود پڑھے۔ تو دفتر وصیت سے رابطہ کریں۔

○ محترمہ زیب النساء بیگم صاحبہ وصیت نمبر 10925 زوجہ مکرم عبدالسبحان صاحب ساکن قادیان حال لاہور نے 1948ء میں وصیت کرائی تھی۔ اس کے بعد موصیہ کا دفتر ہذا سے کوئی رابطہ نہ رہا۔ اگر موصیہ خود پڑھیں یا ان کے کوئی عزیز واقارب پڑھیں تو مکمل ایڈریس کے ساتھ دفتر وصیت کو اطلاع دیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز- ربوہ)

○ نقل مکانی کی صورت میں آپ کا اولین فرض ہے کہ دفتر وصیت کو اپنے نئے ایڈریس سے آگاہ کریں اسی طرح مقامی جماعت کو بھی نئے ایڈریس سے مطلع کریں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز)

○ دفتر وصیت سے خط و کتابت کرتے وقت اپنا وصیت نمبر ضرور لکھا کریں۔ اسی طرح مقامی جماعت میں چندہ جمع کراتے وقت رسید پر وصیت نمبر ضرور لکھوایا کریں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

اسرائیل کی نئی حکومت

اسرائیل میں الیکشن ہو چکے ہیں اور خلاف توقع لیکوئڈ پارٹی کامیاب ہو چکی ہے جس سے بہت سے ملکوں میں خطرے کی گھنٹیاں بجنی شروع ہو چکی ہیں۔ امریکہ نے جس امن منصوبہ کو مڈل ایسٹ میں جاری کیا تھا اور جس میں اسے کافی کامیابی بھی حاصل ہو چکی تھی اب اس کے متعلق بھی مبصرین کچھ کہنے سے گریز کرتے ہیں۔ بلکہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اسرائیل کے ووٹروں نے اس امن منصوبہ کے خلاف اپنا ردعمل صاف طور پر ظاہر کر دیا ہے۔ اگرچہ لیکوڈ لیڈر بنجمین شن یاہو صرف 29000 ووٹوں سے یہ الیکشن جیت سکے ہیں جو انہوں نے لیبر پارٹی لیڈر شمعون پیرز کے خلاف لڑا تھا۔ اور لیکوڈ کو حکومت بنانے کے لئے دیگر مذہبی اور بنیاد پرست گروپوں کی حمایت حاصل کرنا پڑے گی۔ لیکن یہی بات خطرے کا باعث ہے کہ یہ پارٹیاں امن منصوبہ کے خلاف پالیسی اختیار کرنے پر مصر ہوں گے۔ اور اس طرح سے تین سال سے شروع اس امن منصوبہ کی تکمیل اس بات پر منحصر ہے کہ آخر میں نئی حکومت کی تشکیل میں کون کون سی پارٹیاں شامل ہوں گی۔

درحقیقت اس الیکشن میں لیکوڈ پارٹی نے جن ایشوز پر الیکشن لڑا وہ یہ تھے۔ کہ وہ علیحدہ فلسطینی حکومت ہرگز قائم نہیں ہونے دیں گے۔ یہودی آبادکاروں کی بستیاں مغربی کنارے پر مزید بسائی جائیں گی اور یروشلم کے مستقبل کے بارے میں کوئی گفت و شنید نہیں کی جائے گی۔ اپنے اس منشور کے علاوہ اگر اس مزید مذہبی گروپوں کی حمایت حاصل کرنا پڑی تو امن منصوبہ نہ صرف خطرے میں پڑ جائے گا بلکہ کئی نئی مسائل کا پنڈورا بکس بھی کھل جائے گا۔

لیکن اس میں بھی شک نہیں کہ کوئی بھی نئی حکومت اس معاملے میں زیادہ دور تک نہیں جا سکتی اور امریکہ جو کہ اب واحد سپر پاور ہے اس کی طرف سے مشرق وسطیٰ میں جاری کی گئی پالیسی کے خلاف جانا اس کے لئے بھی ناممکن ہوگا اسی لئے بنجامن شن یاہو جلد ہی امریکہ جا رہے ہیں جہاں وہ امریکہ کے وزیر خارجہ سے بات چیت کریں گے۔ اس کے علاوہ یورپ کی حکومتوں اور مشرق وسطیٰ کی ریاستوں کی طرف سے بھی ان پر دباؤ ڈالا جا رہا ہے کہ وہ اس منصوبہ کو جاری رکھیں۔ ان کو بھی اچھی طرح علم ہے کہ اگر انہوں نے امن منصوبہ کے خلاف پالیسیاں اختیار کیں تو وہ دنیا میں اکیلے رہ جائیں گے۔ جس کا مداوا انہوں نے یہ کہہ کر کرنا چاہا ہے کہ فلسطینیوں کے ساتھ نئے سرے سے مذاکرات کئے جائیں گے۔ ان کے ایک مشیر نے فلسطینی نمائندے سے رابطہ کر کے نئی اسرائیلی حکومت کی نیک خواہشات سے آگاہ کیا ہے اور امن منصوبے کی حمایت کا یقین دلایا ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ وزارت عظمیٰ کا منصب سنبھالنے کے بعد بنجامن یاہو اردن میں اس سربراہی اجلاس میں بھی شریک ہوں گے جس میں یاسر عرفات، شاہ حسن اور مصر کے حسنی مبارک بھی شرکت کریں گے دریں اثنا فلسطینی صدر یاسر عرفات کی زیر صدارت پی ایل او کا ہنگامی اجلاس ہوا جس میں نئے اسرائیلی وزیراعظم سے امن سمجھوتوں پر عمل کرنے اور مذاکرات جاری رکھنے کی اپیل کی گئی ہے۔

صدر کلنٹن اگرچہ پہلے شمعون پیرز کی کامیابی کی خواہش رکھتے تھے۔ لیکن اب انہوں نے نومنتخب اسرائیلی وزیراعظم کو دورہ امریکہ کی دعوت دی ہے جو انہوں نے قبول کر لی ہے۔ صدر کلنٹن نے کہا ہے کہ اس تبدیلی کے باوجود وہ قیام امن کے لئے کوششیں جاری رکھیں گے۔

○○○

دیوگوڑا غیر متوقع وزیراعظم

سیاست ایک ایسا کھیل ہے جس پر کوئی قانون لاگو نہیں ہوتا۔ آج کے دوست کل کو دشمن بن سکتے ہیں اور آج کے دشمن کل کو دوستوں کی صف میں شامل ہو سکتے ہیں۔ اسی طرح بعض دفعہ معروف لوگوں کی آپس کی لڑائی میں غیر معروف لوگوں کو آگے آنے کا موقع مل جاتا ہے۔ اس کی تازہ مثال بھارت کے نئے وزیراعظم ایچ-ڈی- دیوگوڑا کی ہے۔ اس سے پہلے ہندوستان کے معروف لیڈروں میں ان کا نام کہیں سنائی نہیں دیتا تھا۔ لیکن اس الیکشن کے بعد جب کوئی بھی پارٹی سادہ اکثریت حاصل نہ کر سکی اور بی۔ جے۔ پی بھی اپنی اکثریت ثابت کرنے میں ناکام رہی تو ایک صبح اخباروں میں ایک نئے لیڈر کا نام سامنے آیا جو ہندوستان کے لئے وزیراعظم مقرر کئے گئے اور صدر نے ان سے حلف لیا اور انہوں نے اپنی 20 رکنی کابینہ کا اعلان کیا۔

بھارتی صوبے کرناٹک کے ایک گاؤں میں پیدا ہونے والے کسان خاندان سے تعلق رکھنے والے ایچ-ڈی- دیوگوڑا بالکل غیر متوقع طور پر ملک کے 12 ویں وزیراعظم کے عہدے پر فائز ہوئے ہیں۔ ان کا شمار اعتدال پسند اور یہ پر امید رہنماؤں میں ہوتا ہے۔ دیوگوڑا کو متحدہ محاذ کا لیڈر اس وقت منتخب کیا گیا جب کیمونسٹ پارٹی (مارکسٹ) کے رہنما جیوتی باسو اور سابق وزیراعظم وی۔ پی۔ سنگھ نے مختلف وجوہات کی بناء پر وزیراعظم بننے سے اپنی معذوری کا اظہار کیا۔ نئے وزیراعظم نے اپنا حلف انگریزی زبان میں اٹھایا کیونکہ وہ ہندی زبان کم ہی جانتے ہیں۔ یہ بات نوٹ کرنے کے قابل ہے کہ متحدہ محاذ میں شامل 14 جماعتوں میں سے صرف پانچ جماعتوں نے نئی حکومت میں شرکت کی ہے۔ کیمونسٹ پارٹی نے حکومت میں شامل ہونے سے انکار کر دیا ہے۔ جبکہ کانگریس کے ترجمان نے کہا ہے کہ ان کی جماعت ابھی حکومت میں شامل نہیں ہوئی۔ تاہم مستقبل میں ان کی شمولیت کے بارے میں کچھ نہیں کہا جا سکتا۔

○○○

سگرٹ نوشی ختم کیجئے۔ فوراً

اس میں اب کیا شک وشبہ کی گنجائش باقی رہ گئی ہے کہ تمباکو نوشی انسانی جسم کے لئے انتہائی مضر صحت ہے۔ اس کے ذریعہ کینسر کی بیماری کا لگنا بہت ممکن ہے اور اس کے علاوہ دیگر بیماریاں بھی اس کا نتیجہ ہو سکتی ہیں۔ اس کے علاوہ ماحول پر بھی اس کا اثر بہت برا ہوتا ہے۔ اس سے پہلے یہ خیال کیا جاتا تھا کہ صرف سیگرٹ نوش ہی اس کے مضر اثرات سے متاثر ہوتا ہے لیکن اب یہ ثابت ہو گیا ہے کہ سیگرٹ نوش کے ساتھ اٹھنے بیٹھنے

باقی صفحہ 7 پر

بقیہ صفحہ 4

قادیان گئے اور وہاں حضرت بانی سلسلہ کے ہاتھ پر بیعت کی اور احمدیت کے ہو کر رہ گئے۔ اور اپنے آپ کو احمدیت کے پروانوں میں شامل کریں۔ اور اپنے آپ کو احمدیت کے لئے وقف کر دیا۔ اور اس علاقے میں احمدیت کی شعاعوں کو ہر طرف بکھرا دیا۔ آپ ایک دلیر داعی الی اللہ تھے۔ آپ نے مندرجہ ذیل کتب تحریر فرمائیں۔ 1- فتنہ ارتداد- 2- گاندھی کا فتنہ- 3- الاختلافات بین الروایات- 4- رسالہ عبدالعزیز (منظوم کلام) 5- سفید منارہ اور ظریف آمر کا نظارہ... آپ کے غیر مطبوعہ مسودات مندرجہ ذیل ہیں۔ 1- رسالہ صراط المستقیم الی جنت النعیم۔ (یہ رسالہ مولوی کرمداد صاحب نے صوبیدار مہر محمد خان صاحب پلٹن نمبر 91 کے لئے تالیف فرمایا۔ اس مسودہ کی کاپی کرنل مبشر احمد صاحب کی والدہ رشید بیگم کے پاس موجود ہے) 2- آخری زمانہ اور اس کے نشانات (یہ مسودہ بھی کرنل مبشر احمد صاحب کی والدہ کے پاس موجود ہے)

احمدیت قبول کرنے کے بعد مولوی کرمداد صاحب نے دوالمیال میں جماعت کا قیام حضرت بانی سلسلہ کے زمانہ میں کیا۔ احمدیہ دارالذکر دوالمیال میں آپ جماعت احمدیہ کے پہلے امیر مقرر ہوئے۔ آپ کا شمار حضرت بانی سلسلہ کے رفقاء میں ہوتا ہے اور آپ کا نام تاریخ احمدیت جلد ہشتم میں رفقاء کی فہرست میں موجود ہے اور رجسٹر نمبر 3 میں صفحہ 18 پر آپ کا نام درج ہے۔

آپ کے ہی دور امارت میں احمدیہ دارالذکر دوالمیال میں 1929ء میں منارۃ..... کی طرز کا ایک مینار تعمیر کیا گیا۔ اس مینار کی بنیادیں حضرت بانی سلسلہ کے رفقاء کے ہاتھوں سے کھودی گئیں اس کی بنیادوں کو حضرت مولوی کرمداد صاحب نے بھی اپنے ہاتھوں سے کھودا اور اس کی تعمیر میں حضرت مولوی کرمداد صاحب نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ اس کی تعمیر مستری غلام محمد احمدی دوالمیال نے کی۔

حضرت مولوی کرمداد صاحب حضرت بانی سلسلہ کے سچے عاشق امام جماعت سے دلی محبت رکھنے والے وجود تھے۔ آپ 31۔ جنوری 1944ء بروز سوموار اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی روح پُر فتوح پر لاکھوں رحمتیں نازل فرمائے آپ کو آپ کے آبائی قبرستان دوالمیال میں دفن کیا گیا۔ علاقہ کیرن اور اہل دوالمیال ایسے متبرک انسان کو ہمیشہ یاد کریں گے جس کے احسانات نہ صرف اہل دیہہ بلکہ سارے علاقہ پر ہیں بلکہ مذہبی ولایت میں بھی آپ ایک خاص درجہ رکھتے تھے۔ اور جماعت احمدیہ دوالمیال اور دیہہ دوالمیال میں تو کوئی فرد بشر ایسا نہیں جو ان کے فیوض سے متمتع نہ ہوا ہو۔ آپ کا عہد امارت جماعت کے لئے نہایت مبارک اور گوناگوں ترقیات کا گزرا اور اللہ تعالیٰ نے آپ کی خاص تائید اور نصرت فرمائی۔ آپ خدمت خلق میں پیش پیش رہتے تھے۔ آپ نے دوالمیال کے جنوب میں ایک کنواں کھدوایا جس کے میٹھے پانی سے آج بھی تمام گاؤں سیر ہو رہا ہے۔

حضرت مولوی کرمداد صاحب کی بیٹھک آپ کا مطب بھی تھا۔ اور آپ کے پاس زیادہ تر حکمت کے نسخے حضرت امام جماعت احمدیہ اول کے تھے۔ اس مطب میں ایک طرف جہاں جسمانی بیماریوں کا علاج کیا جاتا تھا وہاں دوسری طرف اسی مطب سے روحانی علاج بھی جاری رہتا ہے اور دعوت الی اللہ اسی مطب سے ہوتی تھی تحریری بھی تقریری بھی۔ اسی مطب میں احمدیہ لائبریری بھی قائم تھی۔ اور یہاں سے ہی دوالمیال اور علاقہ میں جسمانی اور روحانی انقلاب رونما ہوئے۔ اور اب اس ترقیاتی دور میں اس بیٹھک میں دوالمیال ٹیلی فون ایکسچینج قائم ہے گویا اب بھی اس بیٹھک سے انقلاب کی شعاعیں نکل رہی ہیں جس میں حضرت بانی سلسلہ کے رفقاء بیٹھ کر روحانی انقلاب کی شعائیں اس علاقہ میں پھیلاتے تھے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند کرے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

(پاکستانی وقت کے مطابق)

جمعہ 7- جون 1996ء

4-00 (صبح) تلاوت-حدیث-خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر- ترتیل کلام الٰہی سبق نمبر34
5-00 لقامع العرب نمبر38(دوبارہ)
6-00 احمدیہ ٹیلی ویژن تفریحی پروگرام-بیت بازی کوٹ عبد المالک بالمقابل احمد نگر
7-00 حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے- سبق نمبر148(دوبارہ)
8-00 نارویجین زبان سیکھئے- سبق نمبر18 (دوبارہ)
9-00 نیچرل کیور-ہومیو پیتھی کلاس از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع 6-696 (دوبارہ)
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر- ترتیل کلام الٰہی- سبق نمبر34
11-00 کوئز پروگرام- سیرت حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث (بورے والا بالمقابل شاہ تاج
11-30 لجنہ اماء اللہ کی سب سے پہلی چودہ ممبرات کا تعارف- حضرت استانی میمونہ صوفیہ کے بارے میں
12-00 (دوپہر) پشتو پروگرام - خطبہ 29-4-94
1-00 لقامع العرب نمبر38(دوبارہ)
2-00 بنگلہ پروگرام-اردو پروگرام
3-00 حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے سبق نمبر148
4-00 تلاوت-حدیث-خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر- ترتیل کلام الٰہی سبق نمبر34
5-00 خطبہ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع96-6-7
7-00 ملاقات - حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع- اردو بولنے والے احباب کے ساتھ96-6-7
8-00 لقامع العرب96-6-4(نیا)
9-00 ترکی پروگرام
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر- امام راشد کے ساتھ تربیت اولاد سبق نمبر5(نیا)
11-00 جرمن پروگرام
12-00 (رات) حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے-سبق نمبر149
1-00 طبی معاملات-ڈاکٹر مجیب الحق صاحب
1-30 دیگر پروگرام
2-00 خطبہ 7-جون96ء(دوبارہ)
3-00 فرنچ سیکھئے سبق نمبر16
3-30 دیگر پروگرام

ہفتہ 8-جون 1996ء

4-00 (صبح) تلاوت-حدیث-خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر- امام راشد صاحب کے ساتھ-تربیت اولاد
5-00 لقامع العرب 4جون96ء
6-00 طبی معاملات-فرسٹ ایڈ ازڈاکٹر مجیب الحق خان صاحب
6-30 دیگر پروگرام
7-00 حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے سبق نمبر149
8-00 فرنچ سیکھئے-سبق نمبر46
9-00 ملاقات - حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع اردو بولنے والے دوستوں کے ساتھ96-6-7(دوبارہ)
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر-امام راشد صاحب کے ساتھ- تربیت اولاد سبق نمبر5(دوبارہ)
11-00 احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی-ٹیک ٹاک
12-00 (دوپہر) خطبہ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع96-6-7(دوبارہ)
1-00 لقامع العرب96-6-4(دوبارہ)
2-00 بنگلہ پروگرام-اردو پروگرام
3-00 حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے- سبق نمبر149(دوبارہ)
4-00 تلاوت-حدیث-خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر-تربیت اولاد نمبر5(دوبارہ)
5-00 محفل سوال و جواب - حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ساتھ 21-5-95 جرمنی حصہ اول
6-00 حضرت صاحب کے ساتھ بچوں کی ملاقات96-6-8
7-00 ہمارے دوستوں سے ملئے
8-00 لقامع العرب-96-6-8
9-00 عربی سیکھئے
9-30 عربی پروگرام-قصیدہ-نظم
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر-ترتیل کلام الٰہی
11-00 جرمن پروگرام
12-00 (رات) حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے-سبق نمبر150
1-00 دین حق کی تعلیم-روحانی خزائن
1-30 تقریر از راشد صاحب
2-00 بچوں کی ملاقات حضرت صاحب کے ساتھ
3-00 چینی زبان سیکھئے-
3-30 حکایات شیریں-نمبر4(نیا)

بقیہ صفحہ 1

بلکہ اس ایک دانہ کے مرنے اور مٹنے نے کئی دانے پیدا کر دئے- پس اگر ایک زمیندار اس طرح غلہ مٹی میں ملانے سے نادان نہیں کہلا سکتا اور اس کا نقصان نہیں ہوتا- بلکہ اس کا اس طرح اور بھی غلہ بڑھتا ہے اور ایک کی بجائے سو یا ہزار دانے پیدا ہو جاتے ہیں- تو اس شخص کی قربانی کی قیمت کم کس طرح ہو سکتی ہے- جو قوم کے لئے کوئی قربانی کرتا ہے- اور وہ کس طرح نادان کہلا سکتا ہے جو قوم کی خاطر اپنے فوائد قربان کرتا ہے- خواہ اس کو اپنی قربانی کا فردی نفع حاصل نہ ہو- تاہم اس کی قربانی کے نتیجہ میں سینکڑوں اور ہزاروں اس کی قوم اور جماعت کے لوگ عزت اور ترقی حاصل کر جائیں گے- ایک نادان کی نگاہ میں اس کی قربانی تباہ کن نظر آئے گی- لیکن در حقیقت وہ تباہ کن نہیں ہوگی- اس کی قربانی قومی ترقی کے لئے ایک بیج ہوگی- دیکھو اگر ایک سائنسدان کی زندگی کا انحصار صرف اس بات پر نہیں ہوتا کہ وہ فردی ترقی حاصل کرے- بلکہ وہ اپنی زندگی کو اپنے [illegible] نے قوم کو نفع پہنچانے میں صرف کر دیتا ہے اور دنیا اس کے اس فعل کو تباہ کر دینے والا نہیں سمجھتی- تو پھر قوم کی خاطر جو قربانی کرتا ہے وہ کیونکر محروم اور نامراد ہو سکتا ہے- پھر ایک سائنسدان تو اس دنیا میں ہی اس سائنس سے فردی نفع حاصل کرتا ہے اور اگلے جہان میں اس کو اس کا کچھ نفع نہیں پہنچ سکتا- یا اس کی قوم صرف اسی دنیا میں اس کی قربانی اور ایثار سے فائدہ حاصل کرتی ہے- لیکن باوجود اس کے اس کی قربانی اور کوشش کو کوئی بیوقوفی نہیں سمجھتا- بلکہ دنیا اسے ایک نعمت سمجھتی ہے- تو پھر وہ شخص جو دین کی تائید اور اشاعت کے لئے قربانی کرتا ہے- وہ کس طرح بیوقوف کہلا سکتا ہے- کہ جس کے نفع سے مرنے کے بعد بھی وہ فردی طور پر محروم نہیں رہتا اور اس کی قوم بھی فائدہ حاصل کرتی ہے- جو نادان سمجھتے ہیں کہ ایسا کرنے والے اپنا سب کچھ تباہ کرتے ہیں مگر در حقیقت وہی سب کچھ پاتے ہیں-

(از خطبہ 6-مارچ 1926ء)

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرمہ مبارکہ خورشید صاحبہ اہلیہ مکرم مرزا خورشید بیگ صاحب آف ٹاؤن شپ لاہور بیمار ہیں اور جناح ہسپتال میں داخل ہیں- احباب سے ان کی صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے-

○ عزیز حامد جاوید ابن مکرم خالد جاوید صاحب دار العلوم شرقی ربوہ کو پاگل کتے نے کاٹا ہے- سر پر زخم آئے ہیں عزیز وقف نو میں شامل ہے اس کی صحت و تندرستی کے لئے درخواست دعا ہے-

○ مکرمہ ثوبیہ ہما صاحبہ ایم-اے ٹیچر گورنمنٹ نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ شوگر اور فالج کے باعث لمبے عرصہ سے بیمار ہیں- اگرچہ پہلے کی نسبت افاقہ ہے مگر خوراک نالی کے ذریعہ دی جا رہی ہے- اور کمزوری بہت ہے- ان کی کامل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے-

بازیافتہ سائیکل

○ کاظم فرنیچر ہاؤس نزد الاحمد اکیڈمی سکول اور بالمقابل نصرت گرلز ہائی سکول پر 96-5-25 کو کوئی صاحب اپنی سائیکل کھڑی کرکے چلے گئے تاحال واپس نہیں آئے- جن صاحب کی سائیکل ہے وہ وصول فرمالیں-

بقیہ صفحہ 6

والے بھی اس خطرہ سے متاثر ہو سکتے ہیں-

ترقی پسند مغربی ممالک میں سگرٹ نوشی کے خلاف ہمہ گیر مہم چلائی جا رہی ہے- جس کے نتیجہ میں اب سگرٹ نوشوں کے لئے پبلک جگہوں پر سگرٹ نوشی کرنا مشکل ہو رہا ہے- اور دن بدن عام پبلک اس بد عادت کے خلاف اپنے جذبات کا اظہار کر رہی ہے- اور یہ بری عادت روبہ زوال ہے-

لیکن افسوس کی بات یہ ہے کہ اس کے مقابلہ میں ترقی پذیر ممالک میں صورت حال بالکل مختلف ہے- ان ممالک میں سگرٹ نوشی کا رجحان دن بدن بڑھ رہا ہے اور خاص طور پر جوان نسل اس کا تیزی سے شکار ہو رہی ہے- اور ان ممالک کی حکومتیں اس معاملہ میں بہت زیادہ بے حسی کا مظاہرہ کر رہی ہیں-

سگرٹ فروش کمپنیاں کھیلوں کے میدانوں پر چھائی ہوئی ہیں- اس مارچ میں ہندوستان پاکستان اور سری لنکا میں جو ورلڈ کپ کرکٹ ٹورنامنٹ کھیلا گیا اس کو کروڑوں لوگوں نے دیکھا اور اس سے ہر طرح متاثر ہوئے- اس ٹورنامنٹ کا "لوگو" اس طرح ڈیزائن کیا گیا کہ اس ٹورنامنٹ کو ولز ورلڈ کپ کے طور پر جانا پہچانا گیا- اور کون نہیں جانتا کہ ولز ایک سگرٹ کا برانڈ ہے جو ولز کمپنی فروخت کرتی ہے- اور یہ بات بھی آسانی سے سمجھ میں آسکتی ہے کہ اس بین الاقوامی پبلسٹی کی وجہ سے ولز سگرٹ کی فروخت کتنی بڑھ گئی ہوگی- اور اس طرح کئی اور نوجوان اس بری عادت کے عادی بن گئے ہوں گے اور ان کی صحتیں خطرے میں پڑ گئی ہوں گی- چاہئے تو یہ تھا کہ مالی فائدہ حاصل کرنے کی بجائے قومی صحت کا زیادہ دھیان کیا جاتا اور اس طرح مزید نوجوان اس خطرے سے بچ جاتے-

○○○

خلافت لائبریری ربوہ
Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 5- جون-1996ء
درجہ حرارت کم از کم 29 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 47 درجے سنٹی گریڈ

○ پاکستان میں اپوزیشن پارٹی مسلم لیگ (ن) نے مالی بجٹ میں عوام پر عائد ہونے والے متوقع اربوں روپوؤں کے نئے ٹیکسوں کے خلاف ملک گیر پیمانے پر احتجاجی مہم چلانے کا فیصلہ کیا ہے۔ حزب اختلاف نے اس ضمن میں تاجروں محنت کشوں کاشت کاروں غرضیکہ زندگی کے دیگر تمام شعبوں کو بھی متحرک کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

○ حزب اختلاف کے لیڈر میاں محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ بے نظیر حکومت نے میرے خلاف جو مہم شروع کر رکھی ہے اس کا مقصد صرف یہ ہے کہ مجھے احتسابی کمیشن کے مطالبے سے دست بردار ہونے پر مجبور کیا جائے لیکن جو کچھ بھی ہو میں احتسابی کمیشن کے معاملے پر کسی سے کسی قسم کی سودا بازی نہیں کروں گا اور اس کمیشن کے قیام تک اپنی کوشش جاری رکھوں گا انہوں نے کہا کہ صدر نے احتسابی کمیشن کے قیام کے لئے ریفرنڈم کرانے سے متعلق میرے خط کا ابھی تک جواب نہیں دیا۔ انہوں نے مزید کہا کہ حکومت کی سب سے بڑی کامیابی یہ ہے کہ پاکستان کرپشن میں دوسرے نمبر پر آگیا ہے۔

○ مسلم لیگ (ج) کے سینئر نائب صدر میر ظفر اللہ خان جمالی نے مسلم لیگ (ن) کے صدر میاں محمد نواز شریف سے ملاقات کی اور ان سے میاں منظور احمد وٹو کی طرف سے دائر کی گئی رٹ پٹیشن پر تبادلہ خیال کیا۔ اس کے علاوہ انہوں نے میاں نواز شریف سے موجودہ سیاسی صورت حال اور حکومت کے خلاف وسیع تر سیاسی اتحاد پر تبادلہ خیالات کیا۔ میر ظفر اللہ خان جمالی نے نواز شریف کو یقین دلایا کہ وہ کرپشن کے خاتمے اور احتسابی کمیشن کے قیام کے لئے مسلم لیگ (ن) کا بھرپور ساتھ دیں گے۔ ملاقات کے بعد میاں نواز شریف نے اس ملاقات کو مثبت قرار دیا۔ اور کہا کہ ان سے ایک اہم ایشو پر بات ہوئی ہے۔

○ تحریک جعفریہ کے سربراہ علامہ ساجد علی نقوی نے بھی احتسابی کمیشن قائم کرنے کا مطالبہ کر دیا ہے۔ انہوں نے ایک پریس کانفرنس میں کہا کہ سیاست دان اور سیاسی ادارے لوٹ گھسوٹ اور خورد و برد کا مرکز بن چکے ہیں۔ اور معاشرتی اصلاح کا آغاز بھی یہیں سے ہونا چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ بجٹ عوامی توقعات کے برعکس ہوا تو اونٹ کی کمر پر آخری تنکا ثابت ہو گا۔

○ پاکستان ورکرز کنفیڈریشن کی اپیل پر گزشتہ روز محنت کشوں نے یوم سیاہ منایا اور نسبت روڈ لاہور پر مظاہرہ کیا جس میں حکومت کے خلاف نعرہ بازی کی گئی اور مہنگائی کا پتلا نذر آتش کیا گیا۔ مظاہرہ کے دوران زبردست سینہ کوبی کی گئی۔ مزدور رہنماؤں نے جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ حکومت خاموش تماشائی نہ بنے اور نیک نیتی سے مزدوروں کے مسائل حل کرے۔ ورنہ اس کے خلاف تحریک چلائی جائے گی۔

○ سپریم کورٹ نے سابق وزیر اعلیٰ پنجاب میاں منظور احمد وٹو کی حکومت کی برطرفی کے فیصلے کے خلاف دائر رٹ پٹیشن کو باقاعدہ سماعت کے لئے منظور کرتے ہوئے اٹارنی جنرل آف پاکستان کو طلب کر لیا ہے۔ اور سماعت 16 جون تک ملتوی کر دی ہے۔ درخواست میں یہ موقف اختیار کیا گیا ہے کہ راجہ سروپ نے وزیر اعظم کو اپنے مکتوب میں پیپلز پارٹی کی جڑیں مضبوط کرنے کے لئے وٹو حکومت ختم کرنے کی سفارش کی تھی اور اسی مقصد کے لئے راجہ سروپ کو گورنر بنا کر بھیجا گیا۔ اور یہ سب کارروائی آئین کے منافی تھی۔ مزید یہ کہ ہائی کورٹ میں جلد سماعت کا امکان نہیں اس لئے درخواست سپریم کورٹ میں دائر کی گئی ہے۔

○ پارلیمنٹ کی کشمیر کمیٹی کے چیئرمین نواب زادہ نصر اللہ خان نے وزیر اعظم بے نظیر بھٹو کی جانب سے آزاد کشمیر کے انتخابات کے لئے بنائی گئی نگران کمیٹی کی چیئرمین شپ سے استعفیٰ دے دیا ہے اور یہ استعفیٰ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو کو بھیج دیا گیا ہے۔ لیکن جب ایوان وزیر اعظم سے رابطہ کیا گیا تو اس استعفیٰ کی تصدیق یا تردید سے گریز کیا گیا۔ نوابزادہ کے استعفیٰ کے بعد کمیٹی کا مستقبل بھی مخدوش ہونے کا امکان ہے۔

○ آزاد کشمیر کے وزیر اعظم سردار عبد القیوم نے کہا ہے کہ وہ مہاجرین کی نشستوں پر کسی قسم کی دھاندلی کو برداشت نہیں کریں گے انہوں نے کہا کہ میں آزاد کشمیر کے خطہ میں قانون ساز اسمبلی کی 28 نشستوں پر آزادانہ ' غیر جانبدارانہ انتخابات کی ضمانت دینے کے لئے تیار ہوں۔ لیکن وفاقی حکومت اور صوبائی حکومتیں بھی پاکستان میں 12 نشستوں پر منصفانہ و آزادانہ انتخاب کرانے کی ضمانت فراہم کریں۔ انہوں نے کہا کہ جس طرح پاکستان میں 12 نشستوں پر براہ راست انتظامیہ کے اثر انداز ہونے کا امکان پیدا ہو گیا ہے ہم ان نشستوں کا بائیکاٹ بھی کر سکتے ہیں۔ اور نتائج کو تسلیم نہیں کریں گے۔

○ روپے کی قیمت ڈالر کے مقابلے میں سات پیسے کم کر دی گئی ہے جس سے ڈالر کی قیمت اب 34.83 سے 34.90 روپے ہو گئی ہے۔ یہ قیمت 2 جون کو مقرر کی گئی ہے۔ گزشتہ دس روز میں روپے کی قیمت میں یہ دوسری مرتبہ کمی ہوئی ہے۔ متعدد دیگر کرنسیوں کے مقابلہ میں بھی روپے کی قیمت میں کمی واقع ہوئی ہے۔

○ آئی۔ ایم ایف اور عالمی بینک کے شدید دباؤ اور قومی بینکوں اور مالیاتی اداروں کی تشویش ناک حد تک بگڑتی ہوئی صورت حال کے بعد ان میں حکومتی عمل دخل اور سیاسی اثر و رسوخ ختم کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔

○ پاکستان پیپلز پارٹی کی سنٹرل ایگزیکٹو کمیٹی ' جس کا اجلاس وزیر اعظم بے نظیر بھٹو کی صدارت میں ہوا ' نے بلدیاتی انتخابات جماعتی بنیادوں پر کرانے کا فیصلہ دیا ہے۔ پارٹی کے سیکرٹری جنرل شیخ رفیق کہا گیا ہے کہ پنجاب کے پیپلز ڈیمو کریٹک فرنٹ سے کہا گیا ہے کہ وہ غیر جماعتی بنیادوں پر یہ انتخابات کرانے سے متعلق اپنے فیصلہ پر نظر ثانی کرے۔

○ لاہور ہائی کورٹ کے مسٹر جسٹس ملک محمد قیوم نے چھٹے ویج بورڈ کی تشکیل اور سفارشات کے خلاف قومی اخبارات کے مالکان پرنٹرز پبلشرز کے کیس کو باقاعدہ سماعت کے لئے منظور کرتے ہوئے حکومت کو اخبارات پر نیوز پرنٹ کوٹہ یا سرکاری اشتہارات پر پابندی عائد کرنے سے روک دیا ہے۔ اور حکومت پاکستان چیئرمین ویج بورڈ ایوارڈ' بورڈ کے ارکان' اور صحافی تنظیموں کو 13 جون کے لئے نوٹس جاری کر دیئے ہیں۔

○ سابق وزیر مملکت برائے اطلاعات و نشریات جاوید جبار اور سابق وزیر خزانہ ڈاکٹر مبشر حسن نے مفاد عامہ کے تحت سپریم کورٹ میں ایک آئینی درخواست دائر کی ہے جس میں آزادی اظہار کی تشریح کی درخواست کی گئی ہے۔ درخواست میں کہا گیا ہے کہ ریڈیو اور ٹیلی ویژن پر حکومت کا کنٹرول ان شعبوں میں آزادی اظہار کی راہ میں رکاوٹ ہے اور پاکستانیوں کے شہریوں کے بنیادی حقوق کی خلاف ورزی ہے۔

○ پنجاب اسمبلی میں قائد حزب اختلاف میاں شہباز شریف اپنے علیل والد میاں محمد شریف کو علاج کے لئے لندن لے گئے ہیں۔ وہ لندن میں قیام کے دوران ایم کیو ایم کے قائد الطاف حسین سے بھی ملاقات کریں گے۔ اور ان سے ملک کی سیاسی صورتحال مسلم لیگ اور ایم کیو ایم میں تعاون کو مزید مستحکم بنانے کی بات چیت کریں گے۔

○ اسرائیل کے نئے وزیر اعظم بنیامین یاہو نے کہا ہے کہ بیت المقدس یہودیوں کا دائمی دار الحکومت ہے اور اسے کبھی تقسیم نہیں کیا جائے گا۔

○ عوامی نیشنل پارٹی کے لیڈر عبد الولی خان نے کہا ہے کہ میں نے کبھی جناح کے خلاف بات نہیں کی پشاور کی تقریب میں جناح کا نام تک نہیں لیا تھا اخبارات نے جھوٹی خبر مجھ سے منسوب کی ہے کہ میں نے جناح کو انگریزوں کا ایجنٹ کہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اللہ بے نظیر کو مزید چھ سال بٹھائے تاکہ ان کے وعدوں کی حقیقت سامنے آجائے۔

○ قومی اسمبلی کی خارجہ کمیٹی کے چیئرمین مولانا فضل الرحمان نے کہا ہے ملک میں کوئی نظام نہیں۔ صرف اقتدار کی جنگ ہو رہی ہے۔

ہومیوپیتھک علاج کیلئے قابل اعتماد نام
اوقات کار: صبح 8½ تا 12 بجے، شام 5½ تا 8½ بجے
فرحت کلینک (ہومیو) طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ

ضروری اعلان
ہمارا دواخانہ مطب حمید مشہور دواخانہ 14/2 دار البرکات سے تبدیل ہو کر چند قدم آگے کوٹھی نمبر 1 دار العلوم چلا گیا ہے۔ فون نمبر 555
مینیجر مطب حمید مشہور دواخانہ اقصیٰ چوک ربوہ
فون نمبر دوکان 906

حکیم منور احمد ابن حکیم عبد العزیز چک چٹھہ حافظ آباد والے
کار ربوہ میں
طاہر دواخانہ رحمان کالونی ربوہ

ہر قسم کے جدید و روایتی زیورات کا مرکز۔ جدید اور معیاری ورائٹی کیلئے تشریف لائیں۔ آپ کے دیرینہ خادم نیز ہم آرڈر پر بھی آپ کی خواہش کے مطابق زیورات تیار کرتے ہیں
قمر جیولرز گولبازار ربوہ
پروپرائیٹر: میاں قمر لطیف فون: 04524-589

بچوں کی مٹی چھڑانے والا
سیرپ کیلوفر 20 روپے
ہر میڈیکل سٹور سے طلب فرمائیں
جوڑوں کا درد کورس 195 روپے | ہائی بلڈ پریشر کورس 150 روپے
پتھری گردہ مثانہ کورس 285 ، | تبخیر معدہ کورس 140 ،
خود ملیں یا بذریعہ ڈاک خصوصی تحقیقاتی علاج سے استفادہ فرمائیں
مظہر دواخانہ (رجسٹرڈ) احمد نگر ربوہ کوڈ 04524 فون 211544

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
مرض اٹھرا کا شافی علاج
حبوب مفید اٹھرا
۲۰ گرام ۳۰ روپے۔ ۶۰ گرام ۹۰ روپے۔ ۱۰۰ گرام ۱۵۰ روپے
اکسیر اولادِ نرینہ (کورس)
۲۵۰ روپے
سٹاکسٹ حضرات کیلئے معقول کمیشن
فہرست ادویہ و جنتری ۱۹۹۶ء مفید طبی معلومات کے ساتھ مفت طلب کریں۔
بیرونی مریض، پاکستان و بیرون پاکستان پرچہ تشخیص و تجویز خط لکھ کر منگوا سکتے ہیں۔
مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
PHONE: (04524) 211434-212434 FAX: 534